بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلمَدِ یْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اعتذار

مجلس المدینۃ العلمیہ نے کتاب ’’ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت‘‘ مع تخریج وتسہیل 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، مطابق 5 جون 2009ء کو شائع کی تھی۔ اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کیں، اس پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس ایڈیشن محرم الحرام 1434ھ، مطابق نومبر 2012ء میں ان عبارات کوشامل کر دیا گیا ہے۔

اولیائے کرام کی شان

مُؤَلِّف : دوسری بار کی حاضری میں جو اِنعامات سرکار سے پائے ان کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''وہ خود اپنے مہمانوں کی مدد فرماتے ہیں اور حُضُور تو حُضُور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حُضُور کی اُمَّت کے اَوْلیائے کرام کی بھی یہی شان ہے۔''

حضرت سیّدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی مجلسِ میلاد مصر میں ہوتی ہے۔ مزارِ مُبارک پر آپ کی وِلادت کے دن ہر سال مجمع ہوتا ہے اور آپ کا مَیلاد پڑھا جاتا ہے۔ امام عبدالوہاب شعرانی قدّس اللہ سرہ الربّانی اِلْتِزام (یعنی پابندی) کے ساتھ ہر سال حاضر ہوتے۔ اپنی کتاب میں بھی بہت تعریف لکھی ہے، کئی ورقوں میں اس مجلس کے حالات بیان کیے ہیں۔ مجلس تین دن ہوتی ہے، ایک دفعہ آپ کو تاخیر ہوگئی، یہ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہوجاتے تھے۔ اس دفعہ آخری دن پہنچے جو اَوْلیائے کرام مزارِ مُبارک پر مُرَاقِب (یعنی مراقبہ کرنے والے) تھے، انہوں نے فرمایا: کہاں تھے دوروز سے؟ حضرت مزارِ مُبارک سے پردہ اُٹھا اُٹھا کر فرماتے ہیں: عبدالوہاب آیا؟ عبدالوہاب آیا؟ (الطبقات الکبری للشعرانی، ج۱، ص۲۵۸ ملخصًا) انہوں نے فرمایا: ''کیا حُضُور کو میرے آنے کی اِطّلاع ہوتی ہے؟'' انہوں نے فرمایا: اِطّلاع کیسی؟ حُضُور تو فرماتے ہیں کہ کتنی ہی منزِل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا اِرادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں، اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا **اللہ** تعالیٰ مجھ سے سوال فرمائے گا۔

{پھر فرمایا:} ان پر خاص توجُّہ تھی اور ان کو بھی خاص نیاز مندی تھی، اسی وجہ سے حضرت کو ان سے خاص محبت تھی۔ حدیث میں ہے: جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے یہاں اس کی کس قدر قدر و مَنْزِلت ہے، وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی کس قدر، قدر و مَنْزِلت ہے اتنی ہی اس کی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے یہاں ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب الاول فی الذکر وفضیلتہ، حدیث ۱۸۷۳، ج۱، ص۲۲۲ ملخصًا) حضرت سیدی عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں، حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: اَلنَّظْرَۃُ الْاُوْلیٰ لَکَ وَالثَّانِیَۃُ عَلَیْکَ پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر، یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ۲، ص ۲۶۹۔ باب النظر الی المخطوبۃ) خیر! نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے، ارشاد فرمایا: عبدالوھاب! وہ کنیز پسند ہے؟ عرض کی: ہاں! اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہئے، ارشاد فرمایا: اچھا! ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں! معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار

اقدس کی نذر کی، خادِم کو اشارہ ہوا، انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا: عبدالوھاب! اب دیر کا ہے کی؟ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ [1]

حیاتِ انبیاء اور حیاتِ اولیاء میں فرق

عرض: اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اَوْلِیائے کرام کی حیاتِ بَرْزَخیہ میں کیا فرق ہے؟

ارشاد: اَنبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حِسّی دُنیاوی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، الحدیث ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱) ان پر تصدیق وَعْدَۂ الٰہیہ کے لیے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ (ملخصًا حاشیة الصاوی، پ۳، ال عمرٰن تحت الآیة: ۱۸۵، ج ۱، ص ۳۴۰) اِس حیات پر وہی اَحکامِ دنیویہ ہیں۔ ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا، ان کی اَزْواج کو نکاح حرام نیز اَزْواجِ مُطَہَّرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قُبُور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبورِ مطہرہ میں ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (زرقانی علی المواھب، النوع الثانی فی وصفہ تعالی، ج ۸، ص ۳۵۸) علما، شُہداء کی حیاتِ بَرْزَخیہ (یعنی عالَم برزخ کی زندگی) اگرچہ حیاتِ دنیویہ (یعنی دنیوی زندگی) سے افضل واَعلیٰ ہے مگر اس پر اَحکامِ دنیویہ جاری نہیں۔ اور ان کا ترکہ تقسیم ہوگا، ان کی اَزْواج عِدَّت کریں گی۔

(زرقانی علی المواھب اللدنیة، النوع الرابع، ج ۷، ص ۳۶۴، ۳۶۵)

قبر والا آنے والے کو پہچانتا ہے

اور حیاتِ بَرْزَخیہ کا ثُبُوت تو عوام کے لیے بھی ہے۔ حدیث میں ہے مثل مؤمن کی اس طَائِر (یعنی پرند) کی طرح جو قَفَس (یعنی پنجرے) میں ہے کہ جب تک وہ قفس میں ہے اس کی اُڑان (یعنی پرواز) اسی تک ہے اور جب اس سے آزاد ہوا

---

[1]: اس حکایت میں تاجر نے خادمِ مزار کو اور خادمِ مزار نے حضرت سیدی عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کنیز شرعی ہبہ کی، اور کنیز شرعی کو ہبہ کرنا (یعنی تحفۃً دینا) شرعاً درست ہے، بخاری شریف میں ہے: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ایک کنیز آزاد کردی تھی، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا: کاش تم اپنے ماموؤں کو ہبہ کر دیتیں تو زیادہ ثواب ملتا۔ (بخاری ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۲۵۹۲) نیز لونڈی (کنیز) سے بغیر نکاح کئے ہم بستری کرنا قرآن پاک کی رو سے جائز ہے، قرآن پاک میں ہے: وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں۔ (پ۲۹ المعارج: ۳۰) مگر یاد رہے کہ فی زمانہ کنیز شرعی دستیاب نہیں ہے۔ (ماخوذ من "معارفِ رضا"، ص۱۱۹، سالنامہ، صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، مارچ 2008ء)